بے شمار برکات کی حامل عظیم کتاب قرآن کریم

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍جنوری ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمانوں اور زمین اور ان کی ہر چیز پر غور کرتے اور ان کی صفات کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ ساری کائنات ہر چیز اور اِس کائنات کی ہر چیز ایک دوسرے سے مربوط ہے۔ بندھی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اور خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین نے سارے جہانوں کو بشمولیت انسان ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا ربط پیدا کر دیا۔

یہ دنیا جو ہے۔ یہ کائنات جو ہے اس کی ہر چیز میں خدا تعالیٰ کی صفات کے بے شمار جلوے ظاہر ہوئے اور اس کے نتیجہ میں ہر چیز کی صفات غیر محدود اور بے شمار بے حد و بست ہیں اور جو چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کیں ان کا شمار کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں اور انسان کو یہ کہا کہ یہ بے شمار چیزیں جن کا احاطہ ہمارا ذہن بھی نہیں کر سکتا ایک وقت میں یہ تمہاری خادم بنا کر پیدا کی گئی ہیں۔

قرآن کریم سے پتا چلتا ہے کہ ہر چیز انسان کی خادم بنائی گئی اور انسان کو اس کائنات کی ہر چیز سے خدمت لینے کی صلاحیت اور طاقت دی گئی۔ اگر یہ طاقت نہ ہوتی انسان کے اندر تو یہ اعلان کہ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیۃ:۱۴)

کہ بلا استثنا ہر دو جہان کی ہر چیز انسان کے لئے انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے بے معنی ہو جاتی لیکن انسانی زندگی، نوع انسان کی زندگی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ انسان کو اتنی زبردست، اتنی وسیع طاقتیں دی گئی ہیں کہ ساری دنیا کی چیزوں کو اپنے احاطۂ علم میں لانا اُس کے لئے ممکن ہو گیا اور ان سے خدمت لینا اُس کے لئے ممکن ہو گیا لیکن چونکہ بے شمار صفات ایک ایک چیز میں اس کائنات کی ایک ایک چیز میں ہیں اور یہ اشیاء بھی انفرادی طور پر بے شمار ہیں اس لئے انسانی ارتقائی زندگی میں، نوع انسان کی جو زندگی ہے اُس میں کوئی ایسا مقام نہیں آ سکتا کہ انسان یہ کہے کہ جو کچھ خدا نے پیدا کیا اس کا پورے کا پورا علم مجھے حاصل ہو گیا۔ نہ انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے مجھے طاقتیں دی تھیں اُن سب کا میں نے استعمال کر لیا۔ انسانی طاقتوں کا بھی تدریجی استعمال ہو رہا ہے اور جن اشیاء سے اور جن اشیاء کی جن صفات اور خواص سے انسان فائدہ اٹھا رہا ہے ان کا استعمال بھی آہستہ آہستہ انسان کر رہا ہے اور وہ علوم جو ہیں وہ آہستہ آہستہ انسان کے سامنے آ رہے ہیں۔ یہ چھپی ہوئی چیزیں ہر روز ایک رنگ میں، دوسرے رنگ میں، تیسرے رنگ میں، چوتھے رنگ میں انسان کے سامنے آ رہی ہیں۔ انسان کی اپنی طاقتیں بھی انسان کے سامنے اسی طرح بتدریج آ رہی ہیں۔ بڑے بڑے دماغ دنیوی لحاظ سے ایک وقت میں ایک بات کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا کا قانون اس شکل میں کام نہیں کر رہا۔ ابھی پچھلے سال یا اس سے پچھلے سال ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہمارے فزیسیسٹ (Physicist) جو ہیں انہوں نے ایک اصولی طور پر تھیوریٹیکل ایک فارمولا بنایا کہ اس فزکس کے میدان میں یہ حقیقت ہے اور اس کے متعلق ایک بہت بڑا سائنسدان اس سے پہلے کہہ چکا تھا کہ میں نے بڑی کوشش کی اور بڑا غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ حقیقت نہیں ہے لیکن وہ حقیقت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے سامنے آ گئی لیکن اس مادی دنیا میں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اس میں محض تھیوریز، اصول تو نہیں چلتے۔ جب تک لیبارٹریز میں وہ اصول صحیح ثابت نہ ہوں۔ چنانچہ وہ اس قسم کا اہم مسئلہ ہے فزکس کا کہ دنیا میں سب سے بڑی جو لیبارٹری اس کا ٹیسٹ کرنے کے لئے۔ اس وقت آ گے اَور بن رہی ہیں اس سے بھی بڑی لیکن اس وقت جو سب سے بڑی لیبارٹری ہے وہ امریکہ میں ہے اور انہوں نے کئی سال کے تجربوں کے بعد

پچھلے سال جب میں لندن میں تھا تو اس وقت انہوں نے اعلان کیا کہ ہم نے تجربہ کیا ہے اور ڈاکٹر سلام نے جو تھیوری پیش کی ہے دنیا کے سامنے وہ درست ہے۔ ہماری لیبارٹری ٹیسٹ نے اس کو صحیح ثابت کیا ہے حالانکہ اس سے پہلے چوٹی کے سائنسدان اسے غلط قرار دے چکے تھے۔

یہ میں مثال اس لئے دے رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے انسان کے احاطۂ علم میں نہیں آ سکتے۔ خود انسان کی طاقتیں بھی اس کے علم میں نہیں آ سکتیں۔ یہ مثال دونوں کو ثابت کرتی ہے یعنی نیوٹن کے وقت انسان کے علم میں یہ نہیں تھا کہ اس بات کو صحیح ثابت کر سکے لیکن بعد میں جو خدا تعالیٰ نے انسان کو طاقتیں عطا کی ہیں انہوں نے ثابت کیا وہ بعد میں پتہ لگا اور جب تک انسان اس کرّہ ارض پر ہے اور میں اس وقت اس کرّہ ارض کی بات کر رہا ہوں اس وقت تک انسان کا علم بڑھتا چلا جائے گا۔ کائنات کا علم انسان زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اپنی طاقتوں کا علم بھی زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا کیونکہ ہر نئی دریافت انسان کے سامنے دو حقائق پیش کرتی ہے۔ ایک یہ کہ کائنات کی یہ حقیقت ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو یہ طاقت عطا کی گئی تھی کہ اس حقیقت کو معلوم کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

یہ اتنا بڑا نظام جو ہے کہ بے شمار چیزیں ہر چیز میں بے شمار خواص۔ انسان کو یہ طاقت کہ ہر چیز کے بے شمار خواص میں سے اپنے اپنے وقت میں حصہ لیتا چلا جائے دنیا سے واقفیت بھی اس کی زیادہ ہو، اپنے نفس سے بھی اس کی واقفیت زیادہ ہوتی چلی جائے۔ یہ صرف اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ کھاؤ پیئو اور مر جاؤ اور اس زندگی کے بعد دنیوی زندگی نہیں بلکہ یہ نظام تو خود اس کی وسعت اور اس کی Grandeur جو ہے اور اس کی شان اور عظمت جو ہے خدا تعالیٰ نے جو نظام قائم کیا ہے کہ ایک طرف ساری دنیا کو اور دوسری طرف انسان کو دنیا سے فائدہ اٹھانے کے لئے پیدا کیا یہ بتاتا ہے کہ محض چند سالہ زندگی جو صرف کھانے پینے اور عیش کرنے پر مشتمل ہو اس غرض کے لئے اتنا بڑا منصوبہ جو ہے وہ خدا تعالیٰ نہیں بنا سکتا۔ اس لئے خود ہماری عقل علاوہ آسمانی ہدایت کے خود ہماری عقل ہمیں کہتی ہے کہ ہم پھر اس سے آگے چلیں اور سوچیں کہ یہ اتنا بڑا نظام جو بنایا گیا انسان کے فائدہ کے لئے اور انسان کو جو اتنی طاقتیں عطا کی گئیں کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کرے۔ اس کا مقصد کیا تھا؟ تو اس کا مقصد یہ تھا کہ انسان

اپنی ذہنی طاقتوں سے دنیا کا علم اور پھر اس سے فائدہ حاصل کر کے اپنی اخلاقی زندگی میں ایک جلا اور ایک روشنی پیدا کرے اور اپنے حسن اخلاق کے جلوے ایک دوسرے پر ظاہر کرے اور اپنے ذہن کو اخلاق کی حاکمیت کے نیچے رکھے اور یہ اس لئے تھا کہ جو اخلاق کا حصہ ہے انسانی زندگی میں اس انسانی زندگی کے حصے کو اپنی روحانیت کے نیچے رکھے کہ وہی آخری مقصود ہے انسان کی زندگی کا۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاريٰت:۵۷)

اور جو روحانی زندگی ہے جس طرح نہ ختم ہونے والے جو علوم ہر دو جہان میں پائے جاتے ہیں یعنی ہر چیز کی صفات اتنی ہیں کہ انسانی علم اور انسانی تحقیق ان کو اپنے احاطہ میں لے کر آخری صفت تک نہیں پہنچ سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خشخش کے ایک دانے میں بھی اتنی صفات ہیں کہ جب تک انسان اس پر ریسرچ کرتا چلا جائے اس کے اندر تحقیق کرتا چلا جائے وہ خواص ختم نہیں ہوں گے ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا اس طرح نکلتے چلے جائیں گے اور یہ حقیقت ہے۔ ہمارا مشاہدہ تحقیق کی سائنس کی دنیا میں یہی ہے کہ کسی چیز کے خواص جو ہیں وہ ختم نہیں ہوتے۔ کچھ عرصہ نئی ایجاد ہوتی ہیں پھر جس طرح جانور جگالی کرتے ہیں کھانا چبانے کی اسی طرح انسان کی عقل جو ہے اسے ہضم کرنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک وقت اس میدان میں خاموش رہتا اور آگے نہیں بڑھتا، کھڑا رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد ایک اگلی نسل اگلے قدم اٹھاتی ہے پھر اس سے اگلی نسل جیسے بھی حالات ہوں اسی میدان میں پھر وہ آگے بڑھتا ہے۔ پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کہا گیا تھا کہ ہم نے اس میدان میں جو کچھ حاصل کرنا تھا وہ کر لیا اور کچھ نہیں کر سکے وہ غلط ہے۔ ہزارہا مثالیں اس کی سائنس کی دنیا سے پیش کی جا سکتی ہیں۔

روحانی ہے اب جس طرح مادی دُنیا جس کو ہم کائنات کہتے ہیں آسمان و زمین، ہر دو جہان اُن کی اشیاء اپنی تعداد میں بے شمار، ہر شے، ہر چیز کی صفات خدا تعالیٰ کے غیر محدود جلوؤں کے اثر کے نیچے آنے کی وجہ سے بے شمار، انسان اس کا علم چونکہ اُس نے فائدہ اُٹھانا ہے بے شمار اشیاء کی بے شمار صفات کا علم حاصل کر کے اُس سے فائدہ اُٹھانے کی جو طاقت ہے

وہ بھی غیر محدود ہمیں سمجھنی پڑے گی۔ جہاں تک غیر محدود خدا تعالیٰ کے مقابلے میں تو ہر چیز محدود ہے۔ انسانوں کے نقطہ نگاہ سے وہ نہ ختم ہونے والی چیز ہے اسی طرح جو روحانی زندگی ہے اُس میں بھی کوئی غیر محدود چیز ہمارے ہاتھ میں ہونی چاہیئے تب ہم اسی شکل میں آگے روحانی میدان میں بڑھ سکتے ہیں اور وہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل قرآن کریم کی شکل میں ایک ہدایت ملی جس نے یہ اعلان کیا اور سچا اعلان کیا کہ یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ قیامت تک دُنیا کے ہر خطہ کے انسان کو جو بھی مسئلہ درپیش ہوگا، اس کا حل اس کے اندر سے نکل آئے گا۔ چودہ سو سال کی انسانی زندگی یہ بتا رہی ہے کہ کسی صدی میں بھی کوئی ایسا مسئلہ انسان کے سامنے نہیں آیا اور میں یہ علیٰ وجہ البصیرت بات کر رہا ہوں۔ کسی صدی میں بھی انسان کے سامنے کوئی ایسا مسئلہ نہیں آیا کہ انسان نے قرآن کی طرف توجہ کی ہو اُس کے حل کرنے کے لئے اور اُسے حل نہ کر سکا ہو۔ اگر قرآن کریم کی طرف توجہ ہی نہ کی ہو تو قرآن کریم پر تو الزام نہیں عائد ہوتا لیکن کسی صدی میں بھی کوئی ایسا مسئلہ انسان کو پیش نہیں آیا کہ قرآن کی طرف توجہ کی گئی ہو اور وہ مسئلہ حل نہ ہو سکا ہو اور کوئی صدی ایسی نہیں گزری کہ جس میں خدا تعالیٰ نے ایسے لوگ نہ پیدا کئے ہوں جو قرآن کریم کی طرف توجہ نہ کرنے والے ہوں۔

تو ہر صدی میں مطہرین کا ایک گروہ پیدا ہوا جو قرآنی علوم خدا سے سیکھ کر اپنے زمانہ اور اپنے علاقہ کے مسائل کو حل کرنے والے تھے مثلاً کئی دفعہ پہلے بھی نام آیا ہے وہ دُور کا علاقہ ہے وہ دُنیا کے نزدیک بہت تحقیر سے اُس کا نام لیا جاتا ہے، افریقہ کا برّ اعظم۔ تو اس میں عثمان فودیؒ خدا کے ایک پیارے پیدا ہوئے جن کی وفات ہوئی ۱۸۔۱۸۱۷ء میں اغلباً ۱۸۱۸ء میں ہے اور اُن کے علاقے میں بسنے والے انسانوں کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اسلام سے دُور چلے گئے تھے اور بے شمار بدعات اسلامی تعلیم کے اندر وہاں پیدا ہو گئی تھیں اور جو حقیقی رُوحانی برکات وہ حاصل کر سکتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے اس سے وہ محروم ہو گئے تھے یہ تھا اُن کا مسئلہ۔ خدا تعالیٰ نے اُن کو پیدا کیا اور اُنہوں نے کہا خدا نے مجھے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ میں جو اسلام میرے علاقہ میں سمجھا جاتا ہے جس میں بے شمار بدعات شامل ہو گئی ہیں بدعات سے پاک کر کے امت نبوی یعنی قرآن کریم کی ہدایت پر جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا اُس شکل میں

اسلام آج مسلمانوں کے سامنے پیش کروں اور اُن کی اس بُنیادی جو اُن کے اندر کمی تھی یا جو بنیادی ضرورت اُن کو درپیش تھی، اُس کو پورا کروں۔

اس وقت ہمارے اس زمانہ میں جو مہذب دُنیا کہلاتی ہے ترقی یافتہ دُنیا کہلاتی ہے میں نے بڑا غور کیا میں نے اُن سے باتیں کیں میں نے اُن کو سمجھایا کسی نے اس سے انکار نہیں کیا کہ اُنہوں نے مسائل پیدا زیادہ کئے ہیں، مسائل حل کم کئے ہیں اور جو مسائل وہ حل نہیں کر سکے وہ صرف اسلام حل کرتا ہے اور وہ باتیں اُن کے سامنے رکھیں اور کسی کو یہ جُرأت نہیں ہوئی کہنے کی کہ جو حل اسلام نے پیش کیا ہے وہ ہمارے ذہن اُسے قبول نہیں کرتے۔ یہ تو اُن کے آثار تھے کہ ہم اپنی عادات سے مجبور ہو کر اُن کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں مگر کسی ایک کو یہ کہنے کی جرأت کبھی نہیں ہوئی کہ ہماری عقل اسے تسلیم نہیں کرتی۔ اگر تو عادات سے مجبور ہو کر گند میں زندگی گزارنا چاہتے ہو تو تمہاری بدقسمتی ہے۔

تو قرآن کریم کی عظیم ہدایت بے شمار برکات لئے ہوئے ہمارے پاس موجود ہے اور قرآن کریم کا ہر حکم انسان کی ہر طاقت (میں نے بتایا کہ انسان کو اتنی طاقتیں دی گئی ہیں کہ ہر دو جہان کی ہر چیز کی صفات سے اس نے علم حاصل کر کے فائدہ حاصل کرنا ہے) تو انسان کی ہر طاقت کی راہنمائی کرنے والا ہے تا کہ ابتدا سے اُسے پکڑے اور خدا تعالیٰ کے دربار تک پہنچانے تک اس کی ہدایت کرتا چلا جائے۔

تو قرآن کریم کا کوئی حکم ہم پر بار نہیں۔ انسان کے لئے کوئی تنگی پیدا کرنے والا نہیں ہے بلکہ فراخی پیدا کرنے والا ہے۔ انسان کو دُکھ دینے والا نہیں سُکھ کے سامان پیدا کرنے والا ہے۔ ہر وہ حکم جس میں ہمیں کہا گیا ہے کہ ایسا کرو وہ ہماری ہر قسم کی جو طاقتیں ہیں اُن کی رہنمائی کر کے خدا تعالیٰ کے دربار تک پہنچانے والا ہے ہر وہ نہی جس میں کہا گیا ہے کہ ایسا نہ کرو، وہ ہمیں اُن چیزوں سے روکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے دربار تک پہنچانے میں روک ہیں۔

پس یہ عظیم کتاب ہے جو ہمیں دی گئی اور ہمارے فائدے کی کتاب ہے۔ ہمارے فائدے کی کتاب ہے مضمون بہت بڑا بن جاتا ہے اگر میں اُس تفصیل میں جاؤں۔ پھر کبھی موقع ملا، خیال آیا تو کر دوں گا۔ ہمارے فائدے کی کتاب ہے اس معنی میں کہ ہماری جسمانی ضرورتیں

جو ہیں اُن کو پورا کرنے والی ہے۔ ہمارے فائدہ کی کتاب ہے اس معنی میں کہ ہماری ذہنی جو ضرورتیں ہیں اُن کی راہنمائی کرنے والی ہے کس طرح اُن کو پورا کیا جائے۔ ہماری جو اخلاقی ضرورتیں ہیں اُن کو پورا کرنے والی ہے اور جو ہماری روحانی ضرورتیں ہیں وہ ہمیں صراط مستقیم دکھا کر اُس خدا کی طرف لے جانے والی ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پیدا اس لئے کیا تا اس کی صفات کا مظہر بنے کہ اس کی ہر صفت کے جلوؤں سے وہ اس کی نعمتوں کو حاصل کرے۔ کتنے وسیع دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں خدا تعالیٰ کی برکات کے حصول کے۔ یہ ہے قرآن جو ہمارے ہاتھ میں ہے اور اس قرآن کا جؤا ہماری گردنوں پر ہے۔ ہماری گردنیں اس جوئے کے نیچے ہیں اور قرآن کی شریعت ہماری شریعت ہے اور آج اگر کوئی انسان کہے کہ نہیں ہم اپنی شریعت بنائیں گے تو ہم نہیں اُس کو قبول کرنے کیلئے تیار۔ ہمیں تو صرف قرآن کریم کی شریعت ہی منظور ہے وہی کافی ہے۔ علیٰ وجہ البصیرت ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ قرآن کریم ہی ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کرتا اور ہماری جو آخری ضرورت کہ خدا تعالیٰ کا پیار ہمیں حاصل ہو اور اُس کے پیار کے جلوے ہم اسی دُنیا میں اس زندگی میں دیکھنے والے ہوں یہ ہمیں قرآن سے ملتا ہے۔ قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت کچھ کہا وہ پڑھا کریں تا کہ آپ کے پیار میں ہر روز ایک نئی شدت، ایک نیا جوش پیدا ہو۔

قرآن خدا نما ہے، خدا کا کلام ہے، خدا کی باتیں ہیں اور خدا تک لے جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے ہمارے سامنے آجاتے ہیں اس کے نتیجہ میں اس پر عمل کر کے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم قرآن کریم کو سمجھیں۔ اُس پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں ہم ہماری کوششیں اُن صحیح رستوں پر گامزن ہوں جس کے نتیجہ میں ہمیں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہو اور اس کے نیچے جو دوسری برکات ہیں اخلاق کے میدان میں حُسن خلق اور ذہن کا جلا اور صحیح معنی میں جسمانی صحت وہ بھی ہم سب کو حاصل ہو اور ہمیں خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی توفیق عطا کرتا رہے جن کے طفیل ہم نے اس عظیم کتاب قرآن مجید کو حاصل کیا۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)